جشنِ ولادتِ رسولِ کریم ﷺ

سکندر نقشبندی

دین اسلام اور دوسرے مذاہب میں ایک بنیادی فرق یہ ہے کہ دوسرے تمام مذاہب اپنے پیروکاروں کو عبادات کے چند مخصوص طریقوں اور الفاظ کا ذکر بتاتے ہیں۔ باقی زندگی کے دوسرے تمام امور میں ان کو اپنے مذہب کے حوالے سے کوئی ہدایت یا راہنمائی نہیں ملتی اس لئے جب بھی زندگی کے کسی معاملے میں انہیں ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ خود اس کے اصول وضوابط بنا لیتے ہیں۔ لیکن اسلام کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ کیونکہ یہ دین فطرت ہے۔ انسان کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے کی ہے اس لئے وہ اس کی تمام ضروریات کا علم رکھتا ہے۔ انسان کی راہنمائی کو کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس کی ہمیں ہدایت یا راہنمائی مہیا نہ کی گئی ہو۔ رسول کریم آخرالزماں ﷺ نے دنیا میں تشریف لا کر دین کو مکمل کیا اور اس کے ساتھ انسانیت کو بھی مکمل کر دیا۔ آپ ﷺ نے زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں چھوڑا جس میں انسانوں کی راہ نمائی نہ کی گئی ہو۔ اور اس کے بعد ایک وقت ایسا آیا کہ آپ ﷺ نے دعوے سے کہا کہ میں نے آج دین مکمل کر دیا۔ یہ بات صرف آپ ﷺ ہی نہیں فرما رہے تھے بلکہ اللہ کہہ رہا تھا۔

جہاں تک آپ ﷺ کی پیدائش کا جشن یا یاد منانے کا تعلق ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ قرونِ ثلاثہ میں جو کہ تقریباً ڈھائی سو سال کا عرصہ بنتا ہے صرف ایک شخص نے آپ کی پیدائش کی خوشی منائی تھی ۔ وہ شخص آپ ﷺ کا چچا ابولہب تھا۔ اس نے تمام قریش کے لوگوں کی دعوت کی تھی اور وہ کنیز جس نے اسے ان کے مرحوم بھائی کے بیٹے کی پیدائش کی خوش خبری سنائی تھی خوش ہو کر اسی وقت آزاد کر دیا تھا۔ یہ وہ واحد شخص ہے جس کی مذمت میں قرآن میں ایک مکمل سورۃ انتہائی سخت الفاظ میں نازل ہوئی جس کی مثال پورے قرآن میں نہیں ملتی۔ پورے قرآن میں یہ واحد مثال ہے کہ کسی کی مذمت اس کا نام لے کر کی گئی ہو۔ اس نے پیدائش کا جشن تو منایا تھا لیکن آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین پر ایمان نہیں لایا تھا۔ جب رسولِ کریم ﷺ نے ازلی ہدایت کا پیغام پیش کیا تو سب سے پہلا شخص یہی تھا جس نے نہ رشتہ داری کا پاس کیا اور نہ آپ ﷺ کی عظمت اور مقام کا جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کیا تھا۔ آپ کے بدترین دشمنوں میں سے ہو گیا اور آپ ﷺ کو اذیت پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا تھا۔

قرونِ ثلاثہ اسے کہتے ہیں جس زمانے کو رسول اللہ ﷺ نے بہترین زمانہ کہا، یعنی اپنا اور صحابہ کا، تابعین اور تبع تابعین کا دور (متفق علیہ) ۔ دین جیسے جیسے پھیلا تو نئے نئے مسائل پیدا ہوئے، اللہ تعالیٰ نے زمانے کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کو بھی پیدا فرمایا جنہوں نے قرآن اور سنت کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا۔ کسی بھی بات کی مختلف لوگ تشریح کریں کو انداز اور الفاظ کا فرق ہو جاتا ہے اور اگر تشریح صحیح ہو تو اصولی بات تبدیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح شریعت کی تشریح کرتے ہوئے چار موقف سامنے آئے۔ حنفیہ، شافعیہ،

مالکیہ اور حنابلہ۔ ان چاروں نے کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ دوسرا طبقہ گمراہ یا کافر ہے۔ یہ چاروں طبقوں کا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہے۔ ان چاروں طبقوں نے آپ کی پیدائش یا ربیع الاول کے کوئی علیحدہ سے اعمال یا افعال کا کہیں تذکرہ نہیں کیا۔ ان کے علاوہ ایک اور طبقہ ظاہر ہوا جو باطنی امور کو بہت اہمیت دیتا تھا جن کو بعد میں اہل تصوف کہا گیا۔ ان کا تو دین ہی عشق رسول ﷺ تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے محبت کو اجاگر کرنے کے لئے بہت سے اذکار اور اوراد بتائے اور ان کو خود بھی کر کے دیکھایا جس میں کثرت درود بھی شامل ہے۔ لیکن ان کی زندگیوں میں بھی پیدائش کا جشن منانے کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔

نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کو باتھ روم میں داخل ہونے اور نکلنے تک کے آداب سکھا دیئے لیکن ایسا کوئی عمل نہیں سکھایا کہ آپ ﷺ کی پیدائش کو کیسے منایا جائے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق ؓ کے دور میں جب اسلامی کیلنڈر بنانے کی بات آئی تو آپ ؓ کو مشورہ دیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے اسلامی کیلنڈر کا آغاز کر دیا جائے۔ لیکن انہوں نے اسے اہمیت نہ دیتے ہوئے اُس واقعہ سے اسلامی کیلنڈر کا آغاز کیا جب بیکسی کے عالم میں آپ کو اپنے وطن سے مجبور ہو کے چھپ کر ہجرت کرنی پڑی تھی۔

سالگرہ کی رسم بد کی ایجاد فرعونوں سے ہوئی ہے اور اس کا اسلام سے کبھی بھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ دراصل اس کی ایجاد اس طرح ہوئی کہ اگر دنیا میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت دنیا میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بچے پیدا ہوئے ہوتے ہیں۔ اس پیدا ہونے میں اس بچے کا کوئی کمال نہیں ہوتا کہ جس بات کا جشن منایا جائے۔ جب فرعونوں کے ہاں کوئی اولاد ہوتی تھی تو وہ کہتے تھے کہ یہ خدا پیدا ہوا ہے اس لئے اس کا جشن منانا تو بنتا ہے۔ اس طرح یہ ایک رسم بن گئی۔

یہ سلسلہ قرونِ ثلاثہ کے بعد جب گمراہ فرقے مثلاً خوارج، روافض، معتزلہ، جبریہ، قدریہ اور دوسرے وہ فرقے جو آتش پرستوں اور یہود سے بہت متاثر تھے نے جنم لیا اور ان کی جڑیں مضبوط ہوئیں تو انہوں نے دین میں نئی نئی بدعات کا اجراء کیا اور ان بدعات کی برکتوں اور فضائل کا بے انتہا پروپگنڈا کیا۔ ان گمراہ فرقوں کا وقت کے حکمرانوں نے بھی ساتھ دیا جس کی وجہ سے انہیں اپنے گمراہ کن عقائد کو پھیلانے میں بہت مدد ملی اور کم علم اور سیدھے سادے لوگ ان کی باتوں میں آ کر اسے ہی دین سمجھنے لگے جن کا دینِ اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں تھا اور گمراہ ہو گئے۔

اصل دین وہ ہے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بتایا۔ جو چیز آپ ﷺ نے نہیں بتائی اور اسے ہم دین یا ثواب سمجھ کر کریں تو یہی اصل گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام امتِ مسلمہ کو ان گمراہیوں میں پڑنے سے محفوظ رکھے۔ اللہ میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام